REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۷　　شمارہ ۳۲

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۴ رمضان ۱۳۹۸ھ　　۱۰ ظہور ۱۳۵۷ ہش　　۱۰ اگست ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۷ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں مورخہ ۲۵ جولائی کے الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴ جولائی کو یورپ کے احمدیہ مشنوں کے تین ہفتوں کے دورہ کے سلسلہ میں ناروے تشریف لے جارہے ہیں۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ پر حضور کا حافظ وناصر ہو۔ اور اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ اور حضور کے اس سفر کے، غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۷ ظہور (اگست) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

رمضان دُعا کا مہینہ ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں!

روزہ سے تجلّی قلب ہوتی ہے جس سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے!

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ رُوحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہلِ لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ رُوحانی رمضان سے مراد رُوحانی ذوق وشوق اور حرارتِ دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دُعا کا مہینہ ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن سے ہی ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویرِ قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلّی قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مُراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے۔ اور تجلّی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ انزل فیہ القراٰن میں یہی اشارہ ہے۔ بیشک روزہ کا حکم اجرِ عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے ان تصوموا خیر لکم یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو تمہارے لئے اس میں بڑی خیر ہے۔"

(فتاوٰی احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

"ایک بار میرے دل میں خیال آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے؟ تو معلوم ہوا یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقتِ روزہ عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دُعا کرے کہ الٰہی! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دیگا۔ اگر خدا چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے۔ کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ۔ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر کام کا مدار نیّت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیّت، دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ ہرگز اُسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے۔ اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے، کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہلِ دُنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں۔ ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ لیکن وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ تکلّف کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس کی رُو سے ساری عمر کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اُس کی نیّت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خُدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے۔ اور خدا اُسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ دردِ دل ایک قابلِ قدر شے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں ہے۔"

(فتاوٰی احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ ظہور ۱۳۵۷ہش

روزہ ــــ حصولِ تقویٰ کا عظیم ذریعہ

رمضان شریف اپنی تمام برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ تمام مرد و زن جن کو اس مبارک مہینہ میں اسلامی تعلیم کے مطابق روزہ رکھنے کی توفیق ملی۔ رمضان شریف کی عظمت و اہمیت اسی سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں اس کے تذکرہ میں فرمایا :-

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدًی
للناس و بیّنٰت من الھدٰی و الفرقان (بقرہ: ع ۲۳)

یعنی رمضان شریف کا وہ پُرعظمت مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔ وہ قرآن عظیم جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور اپنے اندر کھلے دلائل بھی رکھتا ہے۔ ایسے دلائل بھی جو ہدایت پیدا کرتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ قرآن مجید میں الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے ایسے قرآنِ عظیم میں جب رمضان شریف کے بارہ میں خصوصیت سے تذکرہ ہے اور اس مہینہ میں خصوصی برکات کا نزول اور ان کا حصول وابستہ ہے تو اس کی عظمت و اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ جس قدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ برکات اپنے لئے حاصل کر لی جائیں۔

سورت بقرہ کے اس تیئیسویں رکوع میں روزوں کے احکام کا بڑا حصہ مذکور ہے۔ اس کی پہلی ہی آیت کریمہ میں روزہ کی غرض و غایت بھی واضح الفاظ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ " لعلکم تتقون " جس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ تا تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ روزہ ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو ایک طرف تو روحانیت میں قدم آگے بڑھانے کا بہترین موقع میسر آتا ہے۔ تو دوسری طرف بدیوں اور بد اخلاقیوں سے بچے رہنے کا ماحول بن جاتا ہے۔

روزہ کیا ہے؟ یہی کہ ایک مومن بندہ طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی تعلقات سے پرہیز کرے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں کھانا پینا اور جائز حد تک جنسی تعلقات اسلامی تعلیم کی رُو سے جائز ہیں۔ لیکن جب روزے کی نیت کر لی تو ان تمام جائز ضروریات سے محض ربّانی احکام کی تعمیل کے نتیجہ میں رُک جاتا ہے۔ اس طرح روزے کے التزام سے ایک روزہ دار کے لئے ضبطِ نفس کی بہت بڑی عملی مشق ہو جاتی ہے۔ اور جس صورت میں کہ رمضان شریف کا پورا مہینہ ہی روزوں میں گزرتا ہے تو ایسی لمبی مشق کے نتیجہ میں ایک مسلمان مومن نہایت آسانی کے ساتھ ضبطِ نفس کے وصف سے متصف ہو سکتا ہے۔ اسی چیز کو دوسرے لفظوں میں قرآن کریم نے تقویٰ کے نام سے ذکر کیا ہے۔ تقویٰ کیا ہے؟ خدا کو اپنے تمام اعمال و افعال میں اپنے لئے سپر اور ڈھال بنا لینا۔ ظاہر ہے کہ کسی بندہ کے لئے خدا کی ذات اسی صورت میں ڈھال بن سکتی ہے جب بندہ بھی اس کے احکام کے تحت اپنے آپ کو کامل طور پر داخل کر لیتا ہے۔ اس بات کو دوسرے لفظوں میں ہم کچھ اس طرح بھی بیان کر سکتے ہیں کہ ایک مومن بندہ تقویٰ کے حصول کے لئے اپنے تمام اعمال اس انداز میں بجا لاتا ہے کہ گویا وہ ہر وقت خدا کو حاضر و ناظر جانتا ہے۔ جس طرح ایک مزدور جو کسی کام پر لگا ہوا ہے، جب اسے اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ اس کا مالک اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ اور وہ اس کے کام کی دیکھ بھال کر رہا ہے تو وہ کبھی بھی سستی یا لاپرواہی نہیں کرتا۔ پس وہ تقویٰ جس کے حصول کے لئے روزہ بہت بڑا مددگار ہے وہ بھی ایک مومن متقی کے لئے اس بات کو آسان بنا دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات کو حاضر و ناظر جان کر اُس کے خوف اور اس کی محبت کے تحت تمام اعمال بجا لائے۔

اگر باریک نگاہ سے دیکھا جائے تو تقویٰ وہ بنیادی امر ہے جس پر قائم کرنے کے لئے دُنیا میں بھیجے گئے تمام انبیاء اور صلحاء نوعِ انسان کو توجہ دلاتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کا آغاز جس آیت کریمہ سے ہوا اس میں بھی اسی اہم بات کا بیان ہے کہ یہ عظیم الشان کتاب تقویٰ کی راہوں پر چلانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

الٓمّٓ ۞ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین ۞

اس کے بعد اگلی آیات میں متقین کے اوصاف کا مفصل بیان ہے جس کی تفصیل کا تو یہ موقعہ نہیں تاہم اس قدر اشارہ کافی ہے کہ قرآن مجید کے آغاز ہی میں اس کتاب کو تقویٰ سے متصف افراد پیدا کرنے والی کتاب قرار دیا گیا ہے۔ زیادہ تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اسی بات کو مستحضر کر لیا جانا کافی ہے کہ تقویٰ تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ اسی سے تمام نیک اعمال، نیک خیالات اور نیک تحریکات کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ :-

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس وقت چونکہ اصل گفتگو روزہ پر ہو رہی ہے اس لئے اس کے پیشِ نظر دیکھ لیں، اگر روزہ کے التزام میں تقویٰ کی روح کارفرما نہیں تو روزہ بھوک پیاس برداشت کرنے کے سوا اور کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی روزہ دار جھوٹ بولنے اور لغو باتوں پر عمل کرنے کو ترک نہیں کرتا تو خدا کو اس شخص کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں۔ گویا اس کا روزہ وہ اجر اور ثواب اور وہ نتائجِ حسنہ پیدا نہیں کرتا جو روزہ کی غرض و غایت رکھی گئی ہے۔

جب ایک مسلمان مومن تقویٰ کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم دوسرے لفظوں میں اس کے بارہ میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ گویا وہ فنا فی اللہ ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب اس کوشش کو اپنی طرف سے کمال تک پہنچانے میں لگ جاتا ہے تو یہی وہ وقت ہوتا ہے جب وہ اپنے محبوب کے قرب کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ سورت بقرہ کے اسی رکوع میں روزوں کے بیان ہی میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے واضح طور پر کہہ دیا کہ وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۞ اور اے میرے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں اُن کے پاس ہی ہوں۔ (جس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ) جب (کوئی) دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اس لئے چاہیئے کہ اس طور سے دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

دیکھا آپ نے! بات چلی تھی تقویٰ سے اور جا پہنچی خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول تک۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ تقویٰ میں ترقی کر کے انسان خدا کا مقرب اور اس کا محبوب بندہ بن سکتا ہے۔ اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کے مطابق اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ پھر ایسے بندہ خدا کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ قبولیتِ دعا اس امر کی دلیل بن جاتا ہے کہ اس انسان کا سمیع الدعا خدا کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اور رمضان شریف کی عظیم القدر برکتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس مبارک مہینہ میں قربِ الٰہی یا بلفظِ دیگر قبولیتِ دعا کے بیش قیمت مواقع میسر آتے ہیں۔

اس سلسلہ میں وہ حدیث شریف بھی اس مضمون کو تقویت دیتی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات سماءِ دنیا پر تشریف لاتا ہے۔ اور اس کی رحمت دیکھتی ہے کہ کون بندہ ہے جو اس سے رحمت و فضل مانگتا، اپنے گناہوں کی معافی چاہتا اور سچی توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(آگے دیکھیئے صلا پر)

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔ اے

(۱)

۱۷ر جون سے ۲۳ر جون تک کی مجموعی رپورٹ ذیل میں تحریر ہے۔

اس ہفتے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو چند دن کمر میں درد (BACK MUSCLE CRAMP) کی وجہ سے تکلیف رہی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جلد طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت و سلامتی اور مقاصد دینیہ میں نمایاں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ قریباً روزانہ ہی اہم دینی اور جماعتی امور سر انجام دینے میں مصروف رہے۔ لندن مشن کو تبلیغ اسلام کے علاوہ بعض ضروری انتظامی ہدایات سے بھی نوازتے رہے۔ اس کے علاوہ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی برابر جاری رہا۔ مقامی جماعت کے احباب جن میں سے بعض اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے حضور ان کو انفرادی طور پر ملاقات کا موقع دے کر شاد کام فرماتے رہے۔ بعض غیر ملکی مندوبین نے بھی واپسی سے پہلے حضور کی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اور آپ کے ارشادات سے مستفید ہوئے۔

مسجد فضل لندن میں باجماعت نمازیں پڑھانے کے بعد بھی بعض دفعہ حضور احباب میں رونق افروز رہ کر انہیں اپنے ارشادات اور قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔

۱۷ر جون - بعد نماز ظہر کشمیر میں قبر مسیحؑ سے متعلق حضور ایدہ اللہ، مکرم خواجہ عبد الغفار ڈار صاحب راولپنڈی سے گفتگو فرماتے رہے۔ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار مرحوم نے کشمیری زبان پر جو ریسرچ کی تھی اُس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس تحقیق کے ذریعہ کشمیری زبان کی بنی اسرائیل کے قبائل کی زبان سے مشابہت ثابت کی گئی ہے۔ اس میں سے دس ہزار الفاظ نکال کر دکھا دیئے جائیں تو عیسائیوں کا منہ بند ہو جائے گا۔

مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور نے عرض کیا کہ انہیں بندش پیشاب کی تکلیف ہے اور ڈاکٹروں کا مشورہ ہے وہ آپریشن کروا لیں۔ حضور نے ۱۹۷۵ء میں لندن میں علاج کروانے کے سلسلہ میں اپنے ذاتی تجربات بیان کرتے ہوئے مکرم شیخ صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ وہ آپریشن نہ کروائیں۔ آپ نے ازراہ شفقت اُن کے لئے ایک دوا تجویز فرمائی جس کے استعمال سے ہمارے بعض دوستوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت ہو چکی ہے۔

مورخہ ۲۲ر جون نماز عشاء کے بعد حضور نے مکرم ڈاکٹر داؤد طاہر صاحب کو شرف ملاقات بخشا اور اُن سے گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام کام کرنے والے خدمت خلق کے اداروں سے متعلق حالات دریافت فرماتے رہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب گیمبیا میں احمدیہ کلینک میں ڈینٹسٹ ڈاکٹر ہیں۔ اور اسی روز وہاں سے حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

۲۳ر جون کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے نماز جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔ اس موقع پر آپ نے اُردو اور انگریزی میں ایک نہایت ہی رُوح پرور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو پون گھنٹے تک جاری رہا۔

(۲)

۲۴ر جون سے ۷ر جولائی تک کی مجموعی روداد سفر ذیل میں تحریر ہے:۔

یہ عرصہ غیر معمولی طور پر دُعاؤں میں گزرا۔ حضور ایدہ اللہ کو پچھلے دنوں کمر درد (BACK MUSCLE CRAMP) کی وجہ سے تکلیف رہی۔ وہ ابھی پُوری طرح دُور نہ ہوئی تھی کہ گزشتہ جمعہ کے روز ضعف اور PALPITATION کی وجہ سے طبیعت ناساز ہو گئی اور حضور انور ۳۰ر جون کو نماز جمعہ نہ پڑھا سکے۔ حضور کے ارشاد پر مکرم بشیر احمد رفیق صاحب امام مسجد لندن نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور نصف گھنٹے تک خطبہ دیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں دُعا کی اہمیت اور افادیت کو واضح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور آپ کے مقاصدِ دینیہ میں غیر معمولی کامیابی کے حصول کے لئے دُعا کی تحریک کی۔

اس سے قبل ۲۸ر جون شام کے وقت حضور دانتوں کا معائنہ کرانے کے لئے مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کی سرجری میں تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے حضور کے بعض دانتوں کے ایکسرے لئے اور اب ان کے مطابق علاج ہوگا۔ حضور کی طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دُعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت سے رکھے سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ ہر قدم پر آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ اور اس للّٰہی سفر میں غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

گو اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ چند روز تک صاحب فراش رہے لیکن علالتِ طبع کے باوجود حضور انور ضروری ڈاک ملاحظہ کرنے، اہم دینی اور جماعتی اُمور سر انجام دینے اور دُنیا بھر میں اشاعتِ قرآن اور تبلیغ اسلام کی مُہم کو تیز سے تیز تر کرنے میں کوشاں رہے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے مقامی دوستوں اور مشن ہاؤس میں قریباً روزانہ ہی تشریف لانے والے غیر ملکی مہمانوں اور اُن کے بیوی بچوں سے حضور ملاقاتیں بھی کرتے رہے۔ اور اُنہیں اپنے ارشادات اور نصائح سے بھی نوازتے رہے۔

دو بزرگ احمدیوں کی نمازِ جنازہ

جون کے آخری ہفتے میں جماعت احمدیہ انگلستان کے دو معمّر بزرگ وفات پا گئے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون:۔

مکرم اللہ دتہ صاحب گنائی جو بعارضہ LUNG CANCER بیمار اور ہسپتال میں زیر علاج چلے آرہے تھے ۲۴ر جون کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم ایک لمبے عرصہ تک ممباسہ مشرقی افریقہ میں سیکرٹری مال رہے۔ افریقہ سے نقل مکانی پر اپنے چھوٹے لڑکے کے پاس جلنگھم میں مقیم تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ سرگرم عمل اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے تھے۔ مرحوم کا تابوت سات بجے شام مشن ہاؤس لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور پھر مرحوم کے عزیزوں سے تعزیت فرمائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے تدفین کے لئے اُن کا جنازہ بذریعہ P.I.A پاکستان لے جایا گیا۔

مکرم گنائی صاحب مرحوم کی وفات کے چند روز بعد مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب سابق سیکشن آفیسر پاکستان ریلوے بورڈ شیفیلڈ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کا پچھلے سال معدے کے کینسر کا آپریشن ہوا تھا۔ لیکن طبیعت سنبھل نہ سکی۔ اور ایک لمبا عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد ۲۶ر جون کو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ ۲۹ر جون بعد دوپہر مشن ہاؤس لایا گیا۔ حضور نے اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اُن کے لواحقین سے اظہارِ افسوس کیا۔ مرحوم بھی موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے اُن کا جنازہ بھی بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان بھجوایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مغفرت فرمائے، اُن کے درجات بلند کرے اور اُن کے پسماندگان کو صبر و رضا کی توفیق عطا فرمائے۔

پرہیز علاج سے بہتر ہے

۲۹ر جون نماز ظہر کے بعد حضور کچھ دیر تک احباب میں رونق افروز رہے۔ مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور بھی حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے ان کی خیریت دریافت فرمائی۔ نیز اُس دوا کے اثر کے متعلق بھی دریافت فرمایا جو آپ کی ہدایت پر اُن کے زیرِ استعمال تھی۔ مکرم شیخ صاحب نے عرض کیا، خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے نمایاں افاقہ ہے۔ آپ نے اُن کو مشورہ دیا کہ مزید ایک ماہ تک استعمال جاری رکھیں۔ لیکن ٹیسٹ نہ کروائیں کیونکہ ٹیسٹ بعض دفعہ کیس کو مزید اُلجھا دیتے ہیں۔ اِس موقع پر حضور نے ۱۹۶۸ء میں کراچی میں اپنے علاج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹروں نے بیماری کی تشخیص کی اور دوائیں بھی تجویز کی تھیں۔ لیکن میری ڈائٹنگ کنٹرول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا۔

اور دواؤں کے استعمال کی چنداں ضرورت نہ پڑی۔ آپ نے اس ضمن میں شہد کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں خدا تعالیٰ نے شفا رکھی ہے۔ ویسے شہد شہد میں فرق ہوتا ہے۔ بعض شہد ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں مٹھاس کم ہوتی ہے جو ذیابیطس کے مریض کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ اسی طرح پھلوں میں سے اگرچہ ہر قسم کے میٹھے پھل اس بیماری میں نقصان دہ ہوتے ہیں۔ لیکن سیب اور آڑو مفید رہتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس مرض کا علاج بھی کھانے پینے کی مخصوص چیزوں میں رکھ دیا ہے۔ اسے ہم دوسرے لفظوں میں پرہیز کہتے ہیں جو علاج سے بہتر ہوتا ہے۔

عشاء کی نماز کے بعد حضور نے مکرم رانا محمد خان صاحب کو شرف ملاقات بخشا۔ مکرم رانا صاحب اگلے روز واپس وطنِ عزیز پاکستان تشریف لے جانے والے تھے۔ اور واپسی سے پہلے حضور کی ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ برادرم مکرم منیر الدین شمس صاحب نائب امام کی فلیٹ میں تشریف لائے۔ جہاں دیر تک حضور لندن مشن سے متعلق مختلف امور کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ اس موقع پر حضور نے مکرم امام بشیر احمد رفیق صاحب کو لندن میں منعقد ہونے والی کسر صلیب کانفرنس میں ہونے والی تمام تقاریر کو یکجا صورت میں بغیر کسی حذف و زوائد کے شائع کرنے کے بارہ میں ضروری ہدایات دیں۔

شام کی سیر

مورخہ ۲۴ جون کو شام کے وقت حضور ایدہ اللہ ویسٹ سسیکس (West Sussex) کے علاقے میں تفریحِ طبع کے لئے تشریف لے گئے۔ اراکینِ قافلہ، مقامی خدام کے علاوہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ مکرم شیخ صاحب لندن کانفرنس میں شمولیت کے بعد کچھ عرصہ رخصت پر لندن میں مقیم ہیں۔ بلنگ ہرسٹ کے مقام پر جیمز ٹی گارڈن نامی ریسٹورنٹ میں حضور نے احباب سمیت چائے پی۔ یہ جگہ بہت خوشنما تھی۔ گویا جنگل میں منگل کا سماں تھا۔ یہاں سے حضور ساحلِ سمندر پر پہلے Worthing اور پھر یہاں سے برائٹن تشریف لے گئے سمندر کے کنارے کنارے اور پھر برائٹن سے لندن تک کے نہایت خوبصورت اور خوش منظر علاقے میں یہ لمبی ڈرائیونگ بہت دلچسپ اور مسرت افزا رہی۔

قرآن کریم کی پُر حکمت تعلیم

۲۷ جون کو حضور Guilford کے علاقے میں سیر کے لئے تشریف لے گئے اس موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، چوہدری محمد انور حسین صاحب، چوہدری حمید نصر اللہ صاحب، رانا محمد خان صاحب، صاحبزادہ مرزا احسن احمد صاحب۔ اور برادرم میاں محمد اسحاق صاحب اور سعید احمد صاحب جنجوعہ کو بھی حضور کے ہمرکاب ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ حضور یہاں دیر تک قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ اور پھر احباب سمیت Hog's Back کے مقام پر Squire Hat نامی ایک چھوٹے سے لیکن نہایت ہی صاف ستھرے ریسٹورنٹ میں رات کا کھانا کھایا۔ اس ہوٹل کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ مالک کے اپنے فارم میں واقع ہے۔ مالک اور اس کا کنبہ خود ہی اس کو چلاتے ہیں۔ کھانے کی میز پر حضور احباب سے مختلف موضوع پر گفتگو فرماتے رہے۔ اثنائے گفتگو میں حضور نے فرمایا انگریزوں کا یہ خاصہ ہے کہ یہ لوگ کھانے کو اس خوبصورتی سے سجاتے ہیں کہ دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے تلذّ الاعین کہہ کر اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ قرآن کریم کا یہ کتنا بڑا کمال ہے کہ زندگی کی جس حقیقت کو انگریزوں نے اب پروان چڑھایا ہے، قرآن کریم اس کے متعلق چودہ سو سال پہلے اشارہ کر چکا ہے۔ گویا کام و دہن کی لذّت اور قلب و نظر کی فرحت زندگی کی ایک لازمی حقیقت ہے جسے قرآن کریم تسلیم کرتا اور اس کے اہتمام کی ترغیب دلاتا ہے۔ تاہم اسلام نے کھانے پینے ہی کو زندگی کا مقصد نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ اُسے انسانی زندگی کے حقیقی اور انتہائی اعلیٰ مقصد یعنی رضائے الٰہی کے پانے کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔

ایک مشہور مستشرق کی مشن ہاؤس میں آمد

۴ جولائی کو حضور دو بجے بعد دوپہر تک احباب جماعت سے انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ اہم دفتری امور سرانجام دینے میں مصروف رہے۔ اس کے بعد حضور نے نمازِ ظہر پڑھائی۔ حضور جب نماز پڑھا کر باہر نکلے تو مسجد کے سامنے بشپ کینتھ کریگ صاحب حضور کی ملاقات کے لئے منتظر تھے۔ یہ وہی پادری صاحب ہیں جو بڑے نامور مستشرق اور اسلام اور قرآن کے موضوع پر متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ ان کی مشہور کتاب The call of the Minarate سے احباب جماعت اچھی طرح واقف ہیں۔ پادری صاحب موصوف مشہور امریکی رسالے The Muslim World کے بورڈ آف ایڈیٹرز کے رکن بھی ہیں۔ اسی طرح انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنز میں اسلام پر جو باب شامل کیا گیا ہے، وہ بھی انہی کا تحریر کردہ ہے۔ عربی زبان پر ان کو عبور حاصل ہے۔ بڑی روانی سے عربی بول بھی لیتے ہیں۔ اور لکھ بھی لیتے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ تک مسلم ممالک میں رہ چکے ہیں۔ اب بھی بشپ آف یروشلم ہیں۔ اور اسلامی یونیورسٹیوں میں لیکچر دینے کے لئے ہر سال اسلامی ملکوں کا دورہ کرتے ہیں۔ بشپ صاحب موصوف آج حضور سے ملاقات کے لئے مشن ہاؤس میں حاضر ہوئے۔ حضور کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹے تک اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ دورانِ گفتگو حضرت مسیح علیہ السلام کے نعوذ باللہ صلیب پر لعنتی موت مرنے کا بھی ذکر ہوا۔ حضور نے اُن کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ لعنت کے مفہوم میں خدا تعالیٰ سے مکمل انقطاع شامل ہے اور ہم بطور مسلمان ہونے کے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات ماننے کو تیار نہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ برگزیدہ نبی خدا نخواستہ اپنے ربّ کریم سے بیزار تھا۔ یا خدا اُن سے بیزار تھا۔

بشپ صاحب نے کہا کہ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر مرنا عیسائی عقائد کا بنیادی مسئلہ ہے اس لئے وہ توقع رکھتے ہیں کہ مسلمان بھی ان کے اس عقیدہ کا احترام کریں گے۔ خواہ اُن کو اس سے اختلاف ہی کیوں نہ ہو۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت مسلمانوں کے لئے بھی اتنی ہی اہم اور قابلِ احترام ہے جتنی عیسائی حضرات کے لئے۔ قرآن کریم کی صداقت کے اظہار کے لئے یہ کہنا ہمارا حق ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر لعنتی موت نہیں مرے تھے۔ ہمارا یہ اظہارِ بیان قابلِ اعتراض نہیں۔ اور نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ایک کھلی صداقت ہے۔ اس میں مداہنت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس طرح عیسائیت کے بنیادی عقائد پر زد پڑتی ہے اور اُن کا بطلان ثابت ہوتا ہے تو یہ امر عیسائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ آخر وُہ ایسے اعتقادات کے ساتھ کیوں چمٹے ہوئے ہیں جن کی نہ انسانی عقل تائید کرتی ہے۔ اور نہ منقولی دلائل اور تاریخی شواہد سے ان کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

یہ ملاقات بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ ملاقات کے اختتام پر بشپ صاحب نے حضور اقدس کی خدمت میں اپنی کچھ تصانیف بطور تحفہ پیش کیں۔

نمازِ جمعہ اور ایک بصیرت افروز خطبہ

۷ جولائی کو حضور نے نمازِ جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی اور نماز سے قبل ایک نہایت ہی بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور اقدس نے اپنے دورۂ افریقہ کے سلسلہ میں پیدا ہونے والی بعض مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے احباب سے فرمایا کہ وُہ دُعا کریں اگر اللہ تعالیٰ کے علمِ غیب میں یہ سفر خیر و برکت کا موجب ہے تو اپنے فضل سے اس کے سامان پیدا کر دے۔ اور اگر اس کی حکمتِ کاملہ اس سفر کو پسند نہ کرتی ہو تو ہمارے جانے میں رُکاوٹ پیدا ہو جائے۔

آپ نے فرمایا موجودہ زمانہ میں سب سے بڑا دباؤ اسلام پر اسلام کے دشمنوں خاص طور پر اشتراکی دہریت اور عیسائیت کی طرف سے یہ پڑ رہا ہے کہ کچھ نرمی کا طریق تم اختیار کرو اور کچھ ہم اختیار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسلام دُشمن طاقتوں کی طرف سے اسلام کو مداہنت کی یہ پیشکش بتاتی ہے کہ اُن کی دُنیوی طاقت رُو بزوال ہے۔ ورنہ جہاں تک اشتراکیت کا تعلق ہے، وہ لوگ تو یہ اعلان کیا کرتے تھے کہ وہ زمین سے خدا کے نام کو اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ اور اب اُن کا یہ حال ہے کہ وہ مسلمان ملکوں سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے لگے ہیں۔ اسی طرح نو آبادیاتی طاقت کے بل بوتے پر عیسائیت بھی دُنیا کے ایک بڑے حصّے پر چھا گئی۔ اور ہر قسم کے ناجائز ذرائع کو استعمال کر کے اور لالچ دے کر بڑا عروج حاصل کر لیا۔ یہاں تک کہ عیسائی پادری یہ دعوے کرنے لگے

کہ ہندوستان میں کوئی مسلمان ڈھونڈے سے نہ ملے گا۔ بلکہ وہ دن دُور نہیں جب مکّہ اور مدینہ پر خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا لہرانے لگے گا۔ اور افریقہ تو گویا اُن کے قدموں میں ہے۔ ایسے زمانہ میں تو اُن کو مسلمانوں کے ساتھ مداہنت کا خیال نہ آیا۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے خدا تعالیٰ سے رُوحانی علوم سیکھ کر عیسائیت کے خلاف ایک زبردست علمِ کلام پیدا کر دیا۔ اور عیسائی اس کی تاب نہ لا سکے تو وہ پھر مداہنت پر اُتر آئے۔ کہ کچھ تم نرمی کرو۔ کچھ ہم نرمی کرتے ہیں۔ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ نہ تم عیسائیوں کو مسلمان بناؤ نہ ہم مسلمانوں کو عیسائی بناتے ہیں۔ فرمایا یہ تو مداہنت یا منافقت ہے جو اُن کے عقائد کی کمزوری پر دلالت کرتی ہے۔

حضورِ اقدس نے قرآن کریم کی سُورہ قلم کی بعض ابتدائی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ دُشمنانِ اسلام کی طرف سے اس قسم کی پیشکش دراصل ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے۔ جس کا ظہور اسلام کی پہلی تین صدیوں میں بھی ہوتا رہا۔ اور اب اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں کاسرِ صلیب کے زمانہ میں بھی ہونا مقدر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی میں دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ سے، آسمانی نشانوں اور قبولیتِ دُعا کے اعجاز سے عیسائی عقائد کا سارا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ تو عیسائیوں نے شور مچا دیا۔ حالانکہ یہ امرِ واقعہ ہے جس کے اظہار سے ناراض ہونے کی بجائے عیسائیوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے تھی۔

آپ نے فرمایا، عیسائیوں کا یہ کہنا کہ ہم مُسلمان اُن کے جذبات کا خیال رکھیں، بالفاظِ دیگر ہم اُن کے اس عقیدہ سے چشم پوشی کریں کہ گویا حضرت مسیح علیہ السّلام خدا تعالےٰ کی خدائی میں شریک تھے۔ ہم ایک لمحہ کے لئے بھی یہ سوچ نہیں سکتے۔ کیونکہ الوہیتِ مسیح کا عقیدہ ہمارے ایمان کے خلاف ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نہ تو خدا تھے اور نہ اُن میں خُدا نے حلول کیا تھا۔ وُہ عام انسانوں کی طرح ایک انسان تھے۔ البتہ وُہ خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے۔ اس سے زیادہ کچھ نہ تھے۔

حضور نے فرمایا، اسلام ایک سچّا مذہب ہے۔ اور اس کی تعلیم حق و حکمت پر مشتمل دُنیا کے لئے سراپا رحمت و برکت ہے۔ اِس لئے اسلام کی طرف سے کسی مذہب کے ساتھ مداہنت اختیار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسلام کا تو یہ دعویٰ ہے کہ وُہ دُنیا کے دِل جیتے گا۔ اور جب دُنیا کے دِل جیت لئے جائیں گے تو لوگ اپنے غلط عقائد کو خود بخود چھوڑ دیں گے۔ اور اسلام کے آبِ حیات سے نئی زندگی پائیں گے۔

حضور اقدس نے آخر میں فرمایا دُنیا کے دِل جیتنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ذریعہ ایک زبردست رُوحانی جنگ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم روشن دلائل اور حُجج قاطعہ کے ساتھ دُعاؤں کی قبولیت اور آسمانی نشانوں کے ساتھ، اخلاقِ فاضلہ اور نیک نمونہ کے ساتھ، ایمانِ کامل اور یقینِ محکم کے ساتھ اور پیار و محبّت کے خُلقِ عظیم کے ساتھ اسلام کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیں۔ و باللّٰہ التوفیق۔

حضور نے نمازِ جُمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔ اور پھر مکرمہ اختر النساء ہمشیرہ صاحبہ حضرت مولوی قُدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ، محترمہ محمودہ آصف صاحبہ (بنت حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضؓ) ہمشیرہ مکرم داؤد احمد گلزار صاحب ساؤتھ آل لندن اور محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مکرم محمد شریف صاحب اشرف لندن کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحومات پاکستان میں انتقال کر گئی تھیں۔

حضور کی اقتداء میں نمازِ جُمعہ ادا کرنے کے لئے اس روز بھی احمدی مرد، عورتیں اور بچّے کثرت سے تشریف لائے۔ جماعتِ احمدیہ لندن کے علاوہ مضافات سے ایک خاصی تعداد میں احباب کو حضورؐ کے رُوح پرور خُطبہ سُننے اور نمازِ جُمعہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ❖

رمضان شریف سے متعلق ضروری مسائل

جاوید اقبال اختر

رمضان المبارک کا مبارک و مطہر مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شُکر ہے کہ ایک مرتبہ پھر ہماری زندگیوں میں یہ مبارک دن آئے ہیں۔ رمضان المبارک ایک ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں خدا تعالےٰ نے قرآن کریم جیسی عظیم الشّان اور بے نظیر شریعت نازل کی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو انفرادی اور جماعتی ہر دو جہتوں سے ان مبارک ایام کو بطریقِ احسن گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ذیل میں احباب کے افادہ و سہولت کے پیشِ نظر رمضان المبارک کے بعض اہم مسائل درج کئے جاتے ہیں۔ تا وُہ ان تمام احکام و مسائل کو بجا لا کر اِس مقدّس ماہ کی برکات و فیوض سے مستفید ہو سکیں۔

★ رمضان کا روزہ ہر عاقل، بالغ اور باصحت مُسلمان کے لئے فرض ہے جو مقیم ہو۔ روزہ کی صورت یہ ہے کہ پَو پھٹنے سے لے کر سُورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجّہ کرے۔

★ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

تسحّروا فانّ فی السّحُور برکۃً۔

یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے کے نتیجہ میں رُوحانی اور جسمانی لحاظ سے کئی قسم کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

★ افطاری کے لئے یہ تاکید کی گئی ہے کہ سُورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی صلعم ہے :-

لایزال النّاس بخیرٍ ما عجّلوا الفطر۔

یعنی جب تک لوگ سُورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرتے رہیں گے اس وقت تک وُہ خیر پر قائم رہیں گے۔ یعنی احکامِ اسلامی کی حقیقی رُوح ان میں کار فرما رہے گی۔

★ مسافر۔ مریض۔ حاملہ۔ مُرضعہ اور ایسا بوڑھا جس کے اعضاء مضمحل ہو چکے ہوں اور بچّے کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ مسافر۔ مریض۔ حاملہ۔ حائضہ۔ مُرضعہ کو بعد میں سال کے دَوران کسی وقت چھوڑے ہوئے روزے پورے کرنے چاہئیں۔

★ چھوٹی عُمر کے بچّوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ :-

”یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچّوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہیئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بے وقوف، چھ سات سال کے بچّوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ یہ ظلم ہے۔ کیونکہ یہ عمر نشو و نما کی ہوتی ہے۔“

(تفسیر کبیر سُورہ بقرہ صفحہ ۳۸۵)

★ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے اغراض میں سے ایک اہم غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ :-

من لم یدع قول الزور و العمل بہٖ فلیس للّٰہ حاجۃ ان یدع طعامہٗ و شرابہٗ۔

یعنی روزہ کا اصل مقصد تو ہر قسم کی لغویات سے اجتناب ہے۔ پھر جو شخص روزہ رکھ کر بھی کِذب بیانی اور بُرے اعمال سے باز نہیں آتا اس کا اپنی بشری ضروریات کو ترک کر دینا خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی ثواب کا موجب نہیں۔

★ روزہ کی حالت میں سہواً کھانا کھانے یا پانی پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آنحضرت صلعم کا فرمان ہے کہ :-

من نسی و ھو صائمٌ فاکل و شرب فلیتم صومہٗ فانّما اطعمہ اللّٰہ و سقاہٗ۔

یعنی جس نے روزہ کی حالت میں سہواً کھانا کھا لیا یا پانی پی لیا وہ روزہ دار ہی کے حکم میں ہے۔ اس کو چاہیئے کہ وُہ اپنا روزہ پُورا کرے۔ کیونکہ خدا ہی نے اُسے کھلایا پلایا ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

روزوں کی فرضیت قرآن کریم کی روشنی میں

از مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلّغ سلسلہ احمدیہ بھاگلپور (بہار)

برکاتِ سماویہ و روحانیہ کا موسم بہار اور عظمت و برکت کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اِس ماہ میں ایک رات ایسی ہے، جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ جس کے روزے فرض اور تراویح و تہجد میں کھڑا ہونا نفلی عبادت ہے۔ اس ماہ میں جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضاء اور قرب کے حصول کے لئے نیکی کی کوئی بھی خصلت اختیار کرتا ہے تو اُس کو دُوسرے فرائض کے برابر ثواب ملتا ہے اور اس ماہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دُوسرے وقت کے ستّر فرضوں کے برابر ملتا ہے۔ یہ صبر اور ہمدردی کا مہینہ ہے۔ جس کا ابتدائی حصّہ رحمت، درمیانی حصّہ باعثِ مغفرت ہے ... تمام دوزخ کی آگ سے ... ہے۔ مگر یہ سب کچھ کن کیلئے؟ ... صالحہ بجا لا کر خدا تعالیٰ کی برکتوں ... وارث ہوتے ہیں۔

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے چوتھا رُکن روزہ ہے۔ ہجرت مدینہ کے دوسرے سال شعبان کے ماہ میں یہ ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض کیے گئے۔

اسلامی عبادات کی غرض ہی یہی ہے کہ ایک انسان کی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کے احکام کے مطابق بسر ہو اور معرفتِ الٰہی حاصل ہو۔ اس غرض کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے بعض عبادات فرض کی ہیں۔ جن کی اہمیت اور افادیت مسلم معاشرہ میں مسلّم ہے روزوں کی ایک ماہ کی عبادت بھی اسی غرض کی تکمیل کے لئے فرض کی گئی ہے تا اس سے مسلمانوں کی وحدتِ ملّی و فکری کا نظام مکمل ہو۔

روزہ کیا ہے؟

عربی زبان میں روزہ کو لفظ "صَوْم" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لغت میں لفظ صَوْم کے معنے مطلقاً "الاِمْسَاک" یعنی رُکنے اور روکنے کے ہیں۔

صَوْم کی شرعی اصطلاح کے بارے میں امام نوویؒ لکھتے ہیں:-

"اِنَّہٗ اِمْسَاکٌ مَخْصُوْصٌ فِیْ زَمَنٍ مَخْصُوْصٍ بِشَرَائِطَ مَخْصُوْصَۃٍ"

یعنی کھانے پینے وغیرہ سے رُکنے اور ایک خاص وقتِ مقررہ تک رُکنے اور پھر مخصوص شرائط کے ساتھ رُکنے کو اسلامی اصطلاح میں صوم کہتے ہیں۔

پس مندرجہ بالا معانی کے پیشِ نظر نیز قرآنی احکام اور احادیثِ نبویہؐ کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے لفظ صوم کے پورے معنی یوں ہوں گے کہ:-

"طلوعِ فجر سے لے کر سُورج غروب ہونے تک نہ کھانا نہ پینا۔ جنسی تعلقات، سبّ و شتم اور غیبت سے اپنے آپ کو روکنا"

بشرطیکہ اس میں نیّت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو، روزہ کہلاتا ہے۔ اِس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر قسم کی گپ بازی اور فضول اور لغو کاموں سے انسان باز رہے۔ سارا دن ذکرِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی یاد اس کے دل سے محو نہ ہو۔ حقیقی روزہ کہلاتا ہے۔ ورنہ بھوکا پیاسا رہنا اور اپنی بدعادات کو ترک نہ کرنا روزہ کے مقصد کو پُورا نہیں کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم فرمایا کرتے تھے:-

روزہ کا بُنیادی مقصد

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔ (بخاری)

یعنی جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے نہیں رُکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس امر کی ہرگز ضرورت نہیں کہ ایسا آدمی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

روزہ کیا ہے اور اس کی بُنیادی غرض کے بیان کرنے کے بعد اب قرآنِ حکیم کی روشنی میں اس کی فرضیت کے بارے میں جو نص وارد ہوئی ہے وُہ یوں ہے:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ......الآیۃ (سُورۃ البقرہ)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر بھی روزوں کا رکھنا اُسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ تاکہ تم (رُوحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

اِس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہٗ نے بیان فرمایا:-

"دُنیا میں بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جو منفرد ہوتی ہیں۔ اکیلے انسان پر آتی ہیں اور وہ اُن سے گھبراتا ہے شکوہ کرتا ہے کہ میں ان تکالیف کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جن میں سارے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ان تکالیف پر جب کوئی گھبراتا ہے یا شکوہ کا اظہار کرتا ہے تو لوگ اُسے یہ کہہ کر تسلّی دیا کرتے ہیں کہ میاں یہ دن سب پر آتے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ اُمید نہیں کر سکتا کہ وہ ان تکلیفوں سے بچ جائے۔ مثلاً موت ہے، موت ہر انسان پر آتی ہے۔ دُنیا میں کوئی احمق سے احمق انسان بھی ایسا نہیں ہو سکتا جو یہ کہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ مجھ پر موت نہ آئے۔ موت اس پر ضرور آئے گی چاہے چند دن پہلے آئے یا بعد میں۔ پس کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کہہ کر ہی خدا تعالیٰ نے مُسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزے ایسی نیکی، ثواب اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پُورا کیا ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ نیکی اور تقویٰ کے حصول کیلئے ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں۔ تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر یہ کوئی نیا حکم ہوتا، اگر روزے صرف تم پر ہی فرض ہوتے تو تم دُوسرے لوگوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم اسے کیا جانو۔ تم نے تو ان کا مزہ ہی نہیں چکھا۔ لیکن وہ لوگ جو اس دروازہ میں سے گزر چکے ہیں۔ جو اس بوجھ کو اُٹھا چکے ہیں، انہیں تم کیا جواب دو گے۔

لازماً مسلمانوں پر حجت انہیں احکام میں ہو سکتی ہے جو پہلی قوموں کو بھی دیئے گئے اور انہوں نے ان احکام کو پورا کیا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو! تم ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی بتا دیتے ہیں کہ روزے پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور انہوں نے اس حکم کو اپنی طاقت کے مطابق پورا کیا تھا۔ اگر تم اس حکم کو پورا کرنے میں سُستی دکھاؤ گے تو وہ قومیں تم پر اعتراض کریں گی۔ اور کہیں گے کہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ نے روزوں کا حکم دیا تھا اور ہم نے اسے پُورا کیا۔ اب تم پر روزے فرض کئے گئے۔"

پھر فرمایا:-

"غرض مسلمانوں کی غیرت اور ہمّت کو بڑھانے کے لئے یہ کہا گیا کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے بلکہ پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور ان قوموں نے اپنی طاقت کے مطابق اس حکم کو پُورا کیا تھا۔"

"پس قرآن مجید کی آیت بالا کی روشنی میں یہ ثابت ہُوا کہ روزہ کی عبادت جملہ ادیان اور مذاہب میں پائی جاتی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روزوں کی شکل میں اختلاف تھا اور وہ اختلاف آج تک نظر آ رہا ہے۔ اور آج بھی مختلف مذاہب میں روزہ کا رواج پایا جاتا ہے۔

روزے کے فوائد

روزوں کی فضیلت اور فوائد پر لعلکم تتقون میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں لعلکم تتقون تاکہ تم بچ جاؤ۔ اس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک معنی تو یہی ہیں کہ تم ان قوموں کے اعتراض سے بچ جاؤ۔ جن پر روزے فرض کئے گئے تھے۔ اور اس طرح سے روحانی طور پر مسلمانوں کے سامنے آ جاتی ہے اور کہتی ہے مسلمانوں میں روزے کیوں نہیں۔ پس فرمایا اے مسلمانو! ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں۔ لعلکم تتقون تاکہ تم دشمن کے اعتراض سے بچ جاؤ!

دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے خداتعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اتقاء کے معنی ہیں ڈھال بنانا وقایہ بنانا۔ جس کا ذریعہ بنانا۔ پس اس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم خداتعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لو اور ہر شر اور فساد سے محفوظ رہو۔

پھر فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفر...... الخ میں فرمایا تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اس آیت کریمہ میں مسافر اور مریض یا بیمار کو روزہ نہ رکھنے کے بارے میں ارشاد ہے۔ سفر کی کوئی حد نہیں!

سفر میں روزہ کا حکم کیا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے کیا حکم ہے؟

"فرمایا قرآن شریف سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فمن کان منکم مریضاً ...... الخ یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر عدۃ من ایام اخر کا پھر بھی خیال رکھنا چاہئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا وہ اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص۱۷۹)

فدیۃ الصیام

پھر وعلی الذین یطیقونہ میں فرمایا اور جو لوگ (روزہ) کی طاقت نہیں رکھتے ان پر بطور (فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا واجب ہے۔ یعنی جو اشخاص بوجہ دائمی بیماری یا بڑھاپا روزہ نہیں رکھ سکتے یا شیخ فانی عمر کی بنا پر روزہ رکھنا ان کو منع ہو تو وہ فدیہ ادا کر دیں یعنی ایک روزہ کے بدلہ کسی غریب کو دونوں وقت صبح و شام کا کھانا کھلا دیا جائے یا اس کی واجبی قیمت ادا کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال ہوا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا انما الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے۔ ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے!"

رمضان کی عظمت و شوکت

اس مبارک مہینہ کی عظمت و شوکت اسی سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید خداتعالیٰ نے اسی ماہ میں نازل فرمایا۔ ہاں وہ کلام ربانی جو کائنات عالم کے لئے رحمت و سعادت کا پیغام ہے۔ یہ قرآن کریم مغرب و مشرق میں رہنے والوں کے لئے سرچشمہ حیات ہے۔ اور دستور اسلام ہے جو مسلمانوں کے لئے آب حیات رکھتا ہے۔ اور یہ رمضان المبارک دراصل قرآن کریم کی سالگرہ منانے کا مہینہ ہے۔ چنانچہ خداتعالیٰ نے اس مبارک ماہ کا تعارف ہی ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

بلاشبہ رمضان شریف کو نزول قرآن میں دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں نمایاں امتیاز ہے۔

پھر آگے جب نزول قرآن کی ابتدائی صورتیں ہیں۔ مثلاً غار حرا میں حضرت جبرائیل امین جب سب سے پہلی وحی لائے تو تاریخی اعتبار سے یہی مبارک مہینہ تھا گویا سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کے نزول کا آغاز بھی اس مبارک ماہ میں ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:- "میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

پھر فرمایا:-

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔"

نیز فرمایا:-

"حدیث میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب اسے والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے۔ کیونکہ والدہ بچے کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی...... الخ ماں بہت تکالیف میں بچے کی شریک ہوتی ہے۔ یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ حصہ اول ص۱۸۴)

پس خوش قسمت ہے وہ انسان جس نے اس مبارک ماہ کو پایا۔ اور اس کے روزے رکھے۔ اور اپنے مولیٰ کو راضی کیا۔ کیونکہ یہ ماہ مغفرت کا مہینہ ہے۔ ہمدردی کا مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنے فضلوں سے اس ماہ کی برکتوں سے نوازے۔ آمین

اخبار قادیان

قادیان ۷ر اگست۔ آج خداتعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ کا آغاز ہوا۔ اس سلسلہ میں بعد نماز عشاء عزیزم حافظ مظفر احمد طاہر مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح پڑھا رہے ہیں اور سحری کے وقت مسجد مبارک میں مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ اور بعد نماز فجر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی حدیث شریف کا درس دے رہے ہیں۔ اور بعد نماز ظہر تا عصر پہلے پانچ روز مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں۔

- مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان گزشتہ چند دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

- مورخہ ۲/۸ کو جماعت احمدیہ حیدرآباد کی خواہش پر ایک افریقن حافظ مکرم احمد جبرائیل سعید صاحب (جو چند روز قبل زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے) کو مرکز نے حیدرآباد میں نماز تراویح پڑھانے کے لئے روانہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن رنگ میں یہ خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

- مکرم منشی محمد الدین صاحب دہلوی کے برادر نسبتی مکرم ناصر احمد صاحب سیالکوٹ (پاکستان) اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے مورخہ ۱۲/۸ کو قادیان تشریف لائے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۴ر اگست ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک میری بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ اہلیہ ... کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر محمد خان صاحب بمبئی کا پوتا ہے اور عزیزم ناصر احمد خان کا فرزند ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار شریف احمد امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

درخواست دعا

گزشتہ دنوں خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب چیمہ کا چھوٹا بیٹا عزیز مظفر محمود پاکستان میں وفات پا گیا ہے احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کے ساتھ ساتھ ان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار منظور احمد چیمہ درویش بیادلپوری۔

امام مہدی کی جماعت کو "دعوت اسلام" حقیقت کے آئینہ میں

محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم و مغفور کا ایک مراسلہ ایک غیر از جماعت ایڈووکیٹ کے نام

آج سے چار سال قبل ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے اپنے آئین میں ایک فوری ترمیم کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو قانون کے تقاضا کے تحت ناٹ مسلم قرار دیا۔ جبکہ اس سے قبل ماہ اپریل میں رابطہ عالم اسلامی مکہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں اسی نوع کی قرار دادیں پاس ہو چکی تھیں پاکستان کے ایک ایڈووکیٹ نے اخبار جنگ کراچی میں بحیثیت خود حضرت امام جماعت احمدیہ کو "اسلام لانے کا دعوت نامہ" شائع کیا۔ مرحوم سیٹھ صاحب نے انہیں دنوں میں ان صاحب کو ایک مفصل مراسلہ کے ذریعہ دعوت اسلام کا جواب دیا۔ لیکن افسوس کہ یہ مراسلہ مرحوم کی علالت کے باعث پوسٹ نہ ہو سکا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں بھی خدائی مصلحت ہی ہوگی۔ اب جبکہ ۶ تا ۸ جون ۱۹۷۸ء کو کراچی میں ایشیائی اسلامی ممالک کی ... اجلاس منعقد ہوا۔ اور جماعت کے بارہ میں رابطہ اسلامی کی قرار داد کا اعادہ کیا گیا جس کی تفصیل اگلے پرچہ میں ہفت روزہ لاہور کے حوالہ سے قارئین بدر کی آگاہی کے لئے شائع کی جائے گی۔ ایسے موقعہ پر محترم سیٹھ بانی صاحب مرحوم و مغفور کا غیر از جماعت ایڈووکیٹ کے نام وہ مراسلہ دلچسپی سے پڑھا جائے گا کیونکہ یہ مراسلہ اپنے پختہ دلائل اور حقائق کے لحاظ سے اب بھی تازہ بتازہ و نو بنو ہے۔ اس لئے اس مراسلہ کو اول تا آخر نقل کر کے حق پسند افراد کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ ایسی جماعت کو کسی طرح سے بھی خارج از اسلام یا غیر مسلم اقلیت یا ناٹ مسلم قرار دیا جانا کہاں تک اسلامی تعلیمات سے مطابقت رکھتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

من کراچی فی رمضان المبارک ستمبر ۱۴ ۱۹۷۴ء

مکرم السید ایم ۔ ڈی طاہر صاحب ایڈووکیٹ دام عنایتکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، عرض ہے کہ اخبار جنگ کراچی کی ۲۲ ماہ حال کی اشاعت میں میں نے آپ کی طرف سے احمدیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد صاحب کو اسلام لانے کا دعوت نامہ پڑھا ہے۔ جسے پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ آپ نے ایسا کر کے اسلامی جذبہ اور جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو اس نیکی کے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا دائگی عالمی اسلام کا بول بالا فرمائے۔

چونکہ اس دعوت میں آپ نے مرزا ناصر صاحب کے مریدوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اس بارہ میں آپ سے چند متعلقہ امور کی وضاحت کی درخواست کروں۔ کیونکہ مجھے بھی ان کی جماعت میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے۔

غالباً ۱۹۱۹ء میں مجھے اس سلسلہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جبکہ قادیان میں میں نے میرزا ناصر احمد صاحب کے مرحوم والد کے ہاتھ پر مندرجہ ذیل الفاظ میں وصیت کی۔

(۱) کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔ اور اقرار کیا کہ خدا تعالیٰ کو واحدہٗ لا شریک یقین کروں گا۔

(۲) اس کے آخری رسول، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء اور خاتم النبیین یقین کروں گا۔

(۳) قرآن مجید کو تمام غلطیوں سے پاک اور دنیا کے لئے آخری اور مکمل قانون تسلیم کرتا رہوں گا۔

(۴) تمام ارکانِ اسلام پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھوں گا۔

(۵) دینِ اسلام اور مخلوق خدا کی خدمت کرنا اپنا شعار بناؤں گا وغیرہ وغیرہ

اسکے ضمن میں مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ تمام دیگر انبیائے کرام کی طرح طبعی موت سے اپنے وقت پر وفات پا چکے ہیں اور یہ کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضور کی امت کی اصلاح کیلئے آخری زمانہ میں حضور پُرنور کے جس خادم نے آنا تھا۔ وہ میرزا غلام احمد صاحب کے نام سے قادیان میں آ چکا ہے اور آئندہ بھی قیامت تک وہی رہنما اور وہی رہبر قیامت تک قابلِ تعظیم اور لائقِ اطاعت ہو گا۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور برکت سے اس مقام پر فائز ہوتا رہیگا۔ اسلام کے تمام بنیادی ارکان کی طرف میری رغبت دیکھ کر میرے خاندان کے بیشتر افراد نے بھی اس سلسلہ کی بیعت کر لی۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کے صدقہ میں مجھے تین بیٹے بھی عطا فرمائے جنہیں میں نے ربوہ کے سکول میں تعلیم کیلئے داخل کر دیا۔ جہاں سے وہ تینوں اللہ کے فضل سے بہت ہی اچھی تعلیم اور انتہائی عمدہ تربیت پا کر میٹرک کے امتحان سے فارغ ہو کر اب میرے ساتھ تجارت میں مشغول ہیں۔ قابلِ فخر دیندار ہیں سگریٹ پینے کی لعنت سے آزاد ہیں اور منڈی میں بڑی عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔

البتہ جو سرکاری اسلام نمودار ہوا ہے اور جس کی طرف آپ نے ہمیں دعوت دی ہے۔ کیا یہ وہی تو نہیں۔ جسے ملک کی اسمبلی نے پاس کیا ہے۔ اسکے پاس کرنے والے وہی حضرات ہیں جن کو آج سے تقریباً تین سال قبل جب منتخب کیا گیا۔ تو آپ کے بیشتر علمائے کرام نے متفقہ طور پر اس فتوے سے سرفراز کیا۔ کہ یہ سب افراد کافر ہیں ان کو ووٹ دینے والے بھی ویسے ہی کافر ہیں مزید ان کے متعلق واقفکار احباب کو بخوبی علم ہے کہ چند علمائے کرام کے ماسوا سب ہی بے دین اور فاجر ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے شرابی اور جواری ہیں اور کسی گھاٹ کا پانی پینے سے ان کو عار نہیں۔ علمائے کرام کا مذکورہ بالا فتوے آجتک ان پر علیٰ الاعلان ہی چسپاں ہو رہا ہے۔

جہاں تک میں نے احمدیہ لٹریچر کو پڑھا ہے اس میں کہیں بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر کسی بھی شخصیت کا دعویٰ نہیں کیا گیا بلکہ حضور پُرنور کی امت میں رہ کر انکی کامل اطاعت اور پیروی کا نتیجہ اور کہیں مرتبہ اور سر اعزاز پانے کا دعوے کیا ہے جس کا ذکر حضور کی احادیث میں صراحت کیساتھ موجود ہے۔ میں نے گذشتہ ۵۵ سال میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں پڑھا جو حضور پُرنور کے مرتبہ کو کم کرنے والا ہو۔ مرزا صاحب نے تو اپنی ایک نظم میں مختصر طور پر اپنا عقیدہ بیان کیا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ‏ ‏ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں ‏ ‏ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں ‏ ‏ قرآں کے گرد گھوموں، کعبہ مرا یہی ہے

آپ ماشاء اللہ ایڈووکیٹ ہیں۔ اسلامی تاریخ سے بھی بخوبی واقف ہوں گے ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاؤں کے ساتھ مخالف گروہ اور ان کے مذہبی و سیاسی

علماء ایسی ہی مخالفت سے پیش آتے رہے ہیں مگر انجام کار ناکام و نامراد بھی ہوتے رہے ہیں۔ اور اندریں حالات قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی روشنی کے سامنے اسمبلی نے اس سراسر ناجائز اور غلط فیصلہ اور سیاسی مولویوں کے فتووں کی ہمارے نزدیک مچھر کے پر جتنی بھی وقعت نہیں ہے۔

آپ نے چونکہ اپنی دعوت ایک اخبار کے ذریعہ دینی مناسب سمجھی ہے میں بھی اسی طریقہ سے مندرجہ بالا معروضات پیش کرنا بہتر سمجھتا ہوں۔

مکرم سید عبدالرحمن صاحب کی امریکہ میں وفات

اور

بہشتی مقبرہ قادیان میں تابوت کی تدفین

قادیان ۱۰ اگست۔ ڈیٹن (امریکہ) کے مخلص احمدی باشندے مکرم سید عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ مورخہ ۱۷ جولائی کو قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اور قادیان کے قدیم باشندے بھی تھے۔ اس لئے ان کی خواہش تھی کہ ان کا جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان لایا جائے۔ چنانچہ وہاں سے ضروری انتظامات کرنے کے بعد مرحوم کے بیٹے مکرم سید نصیر الرحمن صاحب اپنے والد بزرگوار کا تابوت بذریعہ ہوائی جہاز ۳۱ جولائی کو لے کر امرتسر اور اس کے بعد بذریعہ کار قادیان پہنچے۔ وصیت کی ضروری کارروائی کی تکمیل کے بعد مورخہ ۲ اگست کو تدفین عمل میں آئی۔ اس سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے احاطہ لنگر خانہ قادیان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں درویشان قادیان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد تابوت کو باری باری کندھا دیتے ہوئے بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جہاں قطعہ نمبر ۲ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر کی تیاری کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم خود بھی صحابی تھے اور آپ کے والد ماجد حضرت سید عزیز الرحمن صاحب بریلوی بھی بزرگ صحابی تھے جو اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ مرحوم سید عبدالرحمن صاحب کی تقسیم سے بہت عرصہ قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر امریکہ تشریف لے گئے۔ اور اس وقت سے اب تک اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اسی جگہ مقیم رہے۔ اس طرح آپ امریکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واحد صحابی تھے جو خدا کو پیارے ہو جانے کے بعد بالآخر بہشتی مقبرہ قادیان میں اپنی ابدی آرام گاہ میں آسودہ خواب ہونے کی سعادت پا گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مرحوم بہت مخلص احمدی اور جماعتی امور میں ہر طرح تعاون دینے والے تھے مالی تحریکات کے عرصہ دراز تک ممبر رہے۔ مرحوم کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی۔ کہ آپ کے چار بہنوئی سلسلہ کے نامور خادم ہو گزرے ہیں۔ یعنی (۱) حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اول مجاہد مغربی افریقہ۔ (۲) حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب سابق مجاہد انگلستان و ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان و ناظر ضیافت (۳) حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب صحابی درویش قادیان (۴) مکرم محمد یحییٰ خاں صاحب پرسنل سیکرٹری حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ اور آپ کے جملہ پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور انہیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے اور سلسلہ کی بڑھ چڑھ کر خدمات بجا لانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

رمضان شریف کے مسائل (بقیہ صفحہ ۵)

خود روزہ رکھنے کی طرح کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانے میں بھی بہت ثواب ہے۔ فرمان نبوی صلعم ہے:

من فطر صائما کان لہ مثل اجرہ۔ یعنی جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے لئے بھی روزہ دار کے برابر اجر ہے۔

روزہ روحانی ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس سے انسان کی روح پاک ہوتی ہے۔ رمضان کے دنوں میں انسان کو ہر قسم کے لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم۔

یعنی:۔ پس جس دن تم میں سے کوئی روزہ دار ہے۔ اسے چاہیئے کہ نہ تو وہ فحش کلامی کرے اور نہ ہی شور و غوغا کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو یہ کہہ کر بات ختم کر دے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔

رمضان المبارک میں تلاوت کلام پاک کثرت سے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ قرآن کثرت سے پڑھنا بے شمار برکات و فیوض کا حامل ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں:۔

من قرأ القرآن وعمل بما فیہا البس والداہ تاجا یوم القیامۃ

یعنی جو شخص قرآن کریم پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گا تو قیامت کے دن اس کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا۔ پس احباب کو کثرت سے قرآن کریم پڑھنا چاہیئے۔

رمضان میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا بھی موجب خیر و برکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔

جو شخص مسافر یا مریض ہونے کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھ سکے لیکن مالی طاقت رکھتا ہو اسے ہر روز ایک مسکین کو کھانا بطور فدیہ رمضان دینا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو ان مسائل و احکامات کے مطابق یہ بابرکت ایام گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی عظیم برکات سے ہم سب کو مستفید فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواستہائے دعا

عزیز عبدالمتین صاحب عرف راشد اللہ میاں آف حیدر آباد اس سال بی کام فائنل میں نمایاں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس خوشی پر موصوف کی نانی محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں اور مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتی ہیں اور عزیز کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست احباب سے کرتی ہیں۔

والسلام حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

۲۔ میں نے چنداپور میں چھوٹا سا تجارتی کاروبار شروع کیا ہے۔ احباب جماعت سے کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

خاکسار غلام محمد احمدی چنداپور۔ آندھرا۔

۳۔ خاکسار کے بھائی مکرم یونس احمد کو خدا کے فضل سے احباب جماعت کی دعاؤں کے نتیجہ میں ملازمت ملی ہے۔ اس خوشی میں -/۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ احباب جماعت سے ملازمت کی استقلال کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز والدین کی صحت و سلامتی اور بڑے بھائی کو ملازمت ملنے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ایف ایاز احمد طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان

دعوت ولیمہ

مورخہ ۶ اگست کو مکرم شیخ محمد صاحب نابینا نے اپنے بیٹے مکرم نفیس احمد کی شادی کی دعوت ولیمہ میں ۱۷۵ کے قریب احباب و مستورات اور ۲۵ کے قریب غیر مسلم واقف کاروں کو مدعو کیا۔ اللہ یہ رشتہ ان کے لئے بابرکت کرے۔

آندھرا پردیش کے ساحلی علاقوں کا تبلیغی دورہ

چار افراد حلقہ بگوش احمدیت

از مکرم حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۷۶ء کو خاکسار نے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت پر حیدرآباد سے چار سو میل دور سمندر کے ساحلی علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ سب سے پہلے وشاکھاپٹنم کے مشہور شہر میں وارد ہوا۔ جہاں بحری جہاز بنائے جاتے ہیں۔ اور تجارتی مال کا مرکز ہے۔ وہاں معززین سے ملاقات کی گئی۔ اور تبلیغ کا فریضہ احسن رنگ میں انجام دیا گیا۔ نیز لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح اس شہر کے سابق ایم۔ ایل۔ اے ڈاکٹر ایم۔ آر ڈی صاحب جو ان دنوں وقف بورڈ کے پریذیڈنٹ اور ڈینٹل کونسل آف انڈیا کے ممبر ہیں کی کوٹھی پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جماعت کے نظریات و عقائد پر سیر حاصل بحث ہوئی۔ جس سے آپ کافی متاثر ہوئے۔ دوران گفتگو آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقبرہ سے متعلق مختلف سوالات کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش جوابات سے مطمئن کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ آج کل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریر کردہ تفسیر صغیر کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اور تفسیر کبیر کے مطالعہ کا اشتیاق رکھتا ہوں۔ میرے ہمراہ مکرم طاہر احمد صاحب عارف، مکرم عرفان احمد صاحب بھی تھے۔ اسی طرح نیوی اسکول کے طلباء کو بھی احسن رنگ میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ نیز اس علاقہ کے سب سے بڑے گوردوارے میں خاکسار نے پنجابی میں تقریر کی جس کو بہت پسند کیا گیا۔ الحمد للہ۔ نیز گوردوارہ کے ایس کمیٹی نیوی کمان کے Commander ہیں۔ انہوں نے ۲۶ر نومبر کو ہونے والے اجلاس میں خاکسار کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔ اور کہا کہ جماعت احمدیہ کی اتحاد و اتفاق اور رواداری اور محبت اور پیار کی تعلیم کو بہت عام اور رواج دینا چاہیئے اور ہمارے ملک کو اس وقت اس کی ضرورت ہے۔ اور کہا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض اولین سمجھتا ہوں۔

وشاکھاپٹنم سے خاکسار راجمندری کے علاقہ میں وارد ہوا۔ میرے ہمراہ مکرم محمد ابو یوسف صاحب معلم مکرم سید محمد بخاری صدر جماعت مکنڈ پیٹھ۔ مکرم احمد خان صاحب۔ مکرم محمد احمد علی صاحب بھی تھے۔ چنانچہ پروگرام کے تحت منڈاپیٹ شہر کی جامع مسجد میں ساڑھے دس بجے پہنچا۔ اور بعد نماز ظہر ذمہ دار افراد مسجد سے تقریر کی درخواست کی گئی جو انہوں نے قبول نہ کی۔ چنانچہ ہم نے مسجد ہی میں بیرون جماعت کالج کے طلباء سے تبلیغی سلسلہ شروع کر دیا۔ اور دوران گفتگو انہوں نے بتایا کہ آپ کے مسلمات ہمارے دلائل قویہ کا جواب نہ ہونے کے باعث ہمیں مسجد میں تقریر کی اجازت نہیں دی گئی۔ یہاں پر ہم نے کافی لٹریچر تقسیم کیا۔ بہت سے نوجوانوں نے اپنے پتہ جات مہیا کئے کہ ہمیں لٹریچر بھجوایا جائے۔ اسی طرح راجمندر پورم میں غیر احمدیوں کی مسجد میں خاکسار کی تقریر ہوئی۔ نماز بھی خاکسار نے پڑھائی۔ اور اس گاؤں کے چار افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اس علاقہ میں گزشتہ سال بعض غیر مسلم افراد نے بھی بیعت کی تھی۔ ان کی مخالفت زوروں پر ہے۔ اور یہ نوجوان اللہ کے فضل سے اور بھی نوجوانوں کو اپنی طرف مائل کر چکے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے ان سب کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے جب یہ سارا علاقہ احمدیت کے نور سے منور ہو جائے۔ آمین ۔

تقریب شادی

مورخہ ۲۴؍۶؍۷۶ کو یادگیر میں مکرم بشارت احمد صاحب حیدر محرر دفتر تحریک جدید قادیان ابن مکرم فیض احمد صاحب شحنہ محلہ آثار شریف یادگیر کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح دسمبر ۱۹۷۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرمہ رحیم النساء شمیم صاحبہ بنت مکرم فضیل محمد صاحب مرحوم یادگیر کے ساتھ پڑھا تھا۔

برات بمع محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب نوری کی سرکردگی میں مکرم فضل محمد صاحب مرحوم کے مکان پر پہنچی۔ تلاوت کلام پاک و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے نکاح کے متعلق اسلامی تعلیمات بیان کیں۔ آخر میں خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۲۵؍۶؍۷۶ بروز منگل بعد نماز مغرب ولیمہ کی دعوت ہوئی۔ اور بہت سے احباب نے دعوت ولیمہ میں شرکت کی۔

اس خوشی کے موقع پر مکرم فیض احمد صاحب شحنہ نے شادی فنڈ، اخبار بدر نشر و اشاعت اور دیگر فنڈ میں مبلغ بیس روپے ادا فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم یادگیر

اعلان نکاح

خاکسار نے مورخہ ۶؍۷؍۷۶ بروز جمعرات بعد نماز عصر مکرم عبدالقادر صاحب آرٹسٹ ولد مکرم محمد عثمان صاحب گڈے کا نکاح ہمراہ مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم علی محمد صاحب مٹھے مرحوم سے بعوض مہر مبلغ ۱۲۵۱ روپے محلہ احمدیہ یادگیر میں پڑھایا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم یادگیر

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ کیف (مرشد آباد) کے سکرٹری مال مکرم مولوی جاندار حسین صاحب مورخہ ۱۱؍۷؍۷۶ کو عرصہ دو سال مختلف عوارض کے سبب فریش رہنے کے سبب وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے بیٹے مکرم امان اللہ صاحب ملٹری میں ملازم ہونے کے سبب ان کو کلکتہ ملٹری ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ مگر جانبر نہ ہو سکے۔ اسی روز جنازہ کلکتہ سے کیف لایا گیا۔ اور دفن کر دیا گیا۔ مرحوم مخلص۔ جوشیلے اور احمدیت کے فدائی تھے۔ اور ہر انسان سے بہت اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آتے۔ عالم باعمل تھے۔ غیر مسلم احباب اور دیگر مسلمان احباب کے ساتھ بہت اچھا سلوک روا رکھتے تھے۔ تین لڑکے دو لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی غیر شادی شدہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے مناسب رشتوں کا انتظام فرمائے۔ آمین۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار عبدالمطلب مبلغ جماعت مرشد آباد۔

۲۔ خاکسارہ کے والد محترم چوہدری احمد حسین صاحب قریشی ساکن تیماپور تعلقہ شورا پور ضلع گلبرگہ ایک عرصہ سے بیمار رہ کر ۱۰؍۶؍۱۹۷۶ء بروز چہار شنبہ بوقت ۱۰ بجے دن اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم والد صاحب سلسلہ کے فدائی، مخلص اور مرکز سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے دو لڑکے ایک لڑکی اور بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ مرحوم کے بڑے بیٹے مکرم ۲۳

ص؍۔ عبدالرحمن صاحب قریشی بی۔اے۔ بی ایڈ ہیں۔ ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے خاکسارہ کی والدہ صاحبہ بھی کافی ضعیف ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے اور درازی عمر کے لئے اور ہم سب متعلقین کو مرحوم والد صاحب کی جدائی سے جو صدمہ پہنچا ہے اس پر صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسارہ قریشی [illegible] بیگم نیاپوری اہلیہ مکرم کے شفیق [illegible] مسلم

[illegible]

روزہ — حصولِ تقویٰ کا عظیم ذریعہ — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

تب رحیم و کریم خدا بھی اپنے فضلوں اور رحمتوں کے ساتھ اس کی طرف رجوع فرماتا، اس کے گناہوں کو بخشتا اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے۔ تقویٰ کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور تحریرات میں بہت سے قیمتی حوالہ جات ملتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے جس عظیم القدر شعر کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے اس سلسلہ میں حضور کی ڈائری میں جو تفصیل ملتی ہے وہ اس طرح پر ہے:-

"۲۶ر اگست ۱۹۰۱ء: صبح وقت سیر فرمایا..... تقویٰ کے مضمون پر ہم کچھ شعر لکھ رہے تھے۔ اس میں ایک مصرعہ الہامی درج ہوا۔ وہ شعر یہ ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس میں دوسرا مصرعہ الہامی ہے۔ جہاں تقویٰ نہیں وہاں حسنہ حسنہ نہیں۔ اور کوئی نیکی نیکی نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ قرآن بھی ان لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ابتدا میں قرآن کے دیکھنے والوں کا یہ فرض ہے کہ جہالت اور حسد اور بخل سے قرآن شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نورِ قلب کا تقویٰ ساتھ لے کر صدقِ نیت سے قرآن شریف کو پڑھیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۵، ۳۳۶)

حضور علیہ السلام کی ڈائری ہی میں ایک اور مقام پر "ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے" کے زیرِ عنوان حضور کا یہ ارشادِ عالی بھی ملتا ہے۔ جس میں حضورؑ فرماتے ہیں:-

"تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقوے کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے"

نیز فرمایا:-

"دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے۔ جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ جن کو "سُوا" کہتے ہیں یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۱)

حضور علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں "آمین" کے عنوان سے جو منظوم کلام جماعتِ احمدیہ میں اچھی طرح سے مشہور و معروف ہے اس میں حضور بڑے ہی دلنشین انداز میں تقویٰ کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں اور انہی اشعار میں وہ الہامی مصرعہ بھی آگیا ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ اسی کے بعد حضورؑ فرماتے ہیں ؎

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ — مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصلِ اسلام تقویٰ — خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ — کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ (دُرِّ ثمین اردو)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں روزوں کی روح اور حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کی توفیق دے اور ہماری دعاؤں کو اپنے فضل سے قبول کر کے اپنے قرب میں بڑھتے چلے جانے کا کرم فرمائے۔ آمین

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۷۸/۶/۱۷ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم فیض احمد صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب نانبائی درویش کے نکاح کا اعلان مکرمہ معتری بیگم صاحبہ بنت مکرم شفیق الدین صاحب کرڈاپلی (اڑیسہ) کے ساتھ مبلغ -/۱۵۰۰ روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ مکرم فیض احمد صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۲) مورخہ ۷۸/۶/۲۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم شفیق احمد صاحب سندھی ابن مکرم بشیر احمد صاحب سندھی مرحوم درویش کے نکاح کا اعلان مکرمہ امۃ النفیس صاحبہ بنت مکرم محمد سعدی صاحب سکندر آباد کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ احباب ان رشتوں کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۳) مورخہ ۷۸/۸/۴ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز مکرم شریف احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر عبد الحمید صاحب امروہہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ تسنیم بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس مقیم سکندر آباد کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپے حق مہر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے اور سلسلہ کے لئے یہ نکاح ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس نے اس خوشی کے موقع پر مبلغ -/۲۵ روپے مندرجہ ذیل مدات میں ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ اعانتِ بدر -/۵ شادی فنڈ -/۵ جوبلی فنڈ -/۵ شکرانہ فنڈ -/۵ صدقہ -/۵ روپے۔

خاکسار:- فرید احمد۔ کارکن دفتر وقفِ جدید قادیان۔

(۴) مورخہ ۷۸/۷/۲۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خاکسار کی نسبتی بہن مکرمہ فرحت بانو صاحبہ بنت مکرم سیٹھ غلام حسین کرم علی صاحب چلکل گوڑہ سکندر آباد کے نکاح کا اعلان مکرم محمد غالب صاحب عرف پاشا ولد مکرم خواجہ حسین صاحب چلکل گوڑہ (سکندر آباد) کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: عبد الکریم ملکانہ کارکن دفتر امورِ عامہ قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS, KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار - کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
PHONE No. 76360.
آٹوونگس

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعیفہ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وُہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کسی پہلو سے اُن کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقہ پُوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم :

"امیر جماعت احمدیہ قادیان"

کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ (آمین)

مجلس وقفِ جدید میں ایک رُکن کا اضافہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ارکان میں اضافہ کرتے ہوئے محترم چوہدری عبد القدیر صاحب (ناظر بیت المال خرچ) کو رُکن مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے لئے اور ان کے لئے اس تقرری کو مبارک کرے۔ آمین

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس راجوری

مورخہ ۸-۹ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات و جمعہ بمقام چارکوٹ

چارکوٹ میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ صُوبہ جموں کی چوتھی عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۸-۹ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ تمام احباب کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔

جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرمائیں:-

پتہ :- مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ
چارکوٹ - ڈاکخانہ دیری ریلوے
ضلع راجوری (پونچھ)

خاکسار : بشارت احمد بشیر مبلغ جماعت احمدیہ
وارڈ نمبر ۳ - احمدیہ بلڈنگ - پونچھ -

چیف منسٹر پنجاب جناب سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل کی قادیان میں تشریف آوری اور جماعت احمدیہ کے وفد کی اُن سے ملاقات!

گزشتہ دنوں جب چیف منسٹر پنجاب سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل سری ہرگوبند پور (جو کہ قادیان سے تقریباً دس میل شمال مشرق میں واقع ہے) تشریف لائے تھے تو اسی موقعہ پر جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے اُن سے ملاقات کی تھی۔ اور محلہ احمدیہ قادیان آنے کے لئے مدعو کیا تھا۔ اس پر وفد کو یہ بتایا گیا تھا کہ چیف منسٹر صاحب مورخہ ۲۴؍۲ کو قادیان تشریف لا رہے ہیں۔

چنانچہ پروگرام کے مطابق ۲۴؍۲ کو چیف منسٹر صاحب کے استقبال کے لئے قادیان و نواحی علاقہ کے لوگوں نے تیاریاں شروع کر دیں۔ اور اس سلسلہ میں پہلا استقبالی محراب نہر نتلا کے پُل پر (جو کہ قادیان سے بٹالہ جاتے ہوئے تقریباً چار کلو میٹر پر واقع ہے) سجایا گیا۔ جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی قیادت میں مذکورہ نہر پر بذریعہ کار جا کر معزز مہمان و دیگر افسران کا شایانِ شان استقبال کیا۔ اور چیف منسٹر صاحب کو محلہ احمدیہ میں تشریف لانے کی یاد دہانی کروائی۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ وہ تو اسی وقت محلہ احمدیہ جانے کے لئے تیار ہیں۔ البتہ منتظمین سے پروگرام پُوچھ لیا جائے۔ چنانچہ منتظمین سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کا آج چار بجے شام تک کا پروگرام طے ہو چکا ہے۔ لہٰذا وہ اس بارہ میں معذرت خواہ ہیں۔ اس پر چیف منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ان کا محلہ احمدیہ میں آنے کا وعدہ برقرار ہے۔

بعدہٗ چیف منسٹر صاحب پروگرام کے مطابق ایک کُھلی جیپ میں سوار ہو کر کاروں کے جلوس میں سکھ نیشنل کالج (تعلیم الاسلام کالج) تشریف لائے جہاں پر قادیان و نواحی علاقوں سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب نے ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ اور چیف منسٹر صاحب نے عوام سے خطاب کیا۔ اور اس علاقہ میں ہو رہی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں کے جملہ مسائل حل کرنے کا یقین دلایا۔

(نامہ نگار خصوصی)

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس!

احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صُوبائی نمائندگان نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۹-۱۰ ہرتبوک، ستمبر ۱۳۵۷ ہش ۱۹۷۸ء کو آسنور میں ہوگا۔ تمام ممبران نے اتفاق رائے سے مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اُن کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اور اپنا چندہ کانفرنس جلد از جلد مکرم صدر صاحب مجلس استقبالیہ کو بھجوا دیں۔ نیز ضروری امور کے متعلق مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط و کتابت فرمائیں۔

مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون - پوسٹ : آسنور - ضلع اننت ناگ (کشمیر) پن : ۱۹۲۲۳۳

خاکسار :- محمد حمید کوثر
مبلغ سلسلہ احمدیہ - احمدیہ مسجد
نزد آئی جی پی آفس - سری نگر (کشمیر)
پن کوڈ : ۱۹۰۰۰۹

مبلغین کرام!

ماہ رمضان المبارک میں دَورے نہ کریں بلکہ اپنی اپنی جماعتوں میں قیام رکھیں اور جماعتوں میں درس و تدریس تراویح - تہجد اور تربیتی پروگرام جاری رکھیں۔ تا جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ سے پُوری طرح فائدہ اُٹھائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان